شذرات

دنیا میں جس قدر متمدن قومیں تھیں مثلاً یہود و نصاریٰ ، صابی یعنی ہنود، بدھ اور آتش پرست وغیرہ ان کے لیے علیحدہ علیحدہ سورتیں نازل ہوئیں اب دنیا میں چھوٹے چھوٹے گروپ یعنی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں بدھ چین میں اور مجوسی ایران سے نکل کر ہندوستان میں پہنچے ۔ اب وہ اپنے مرکز سے دور ہوگئیں ہیں ۔ وہ اب اپنی کتاب سے اس قدر مانوس نہیں ہیں اور اسی طرح وہ اپنی مذہبی سوسائٹی کی بندش میں محفوظ نہیں ہیں ۔ اور وہ سمجھدار آدمی ہیں سمجھ و عقل رکھتے ہیں ۔

اب دیکھیے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہر گروپ یعنی ہر فرد کا پوری طرح خیال رکھے ۔ اس لیے کہ چھوٹے چھوٹے فرقے آگے چل کر بہت عظیم الشان کام کرتے ہیں ۔ اس واسطے ان کی تعلیم کا بھی خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے ۔ ان کے لیے سورۂ اعراف نازل کی گئی ہے ۔

ان قوموں کو پہلے اعراف میں رکھا جائے گا اور وہاں وہ اپنی کمی کو پورا کریں گے ۔ اور پھر وہ جنت کے مستحق ہوں گے اور وہاں انسانی کمال کی تکمیل کریں گے ۔ چونکہ افراد اچھے تھے اس لیے انھیں دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا ۔ کیوں کہ ان کے اخلاق اچھے تھے اور انھوں نے اپنی سمجھ اور عقل کے بموجب کوئی برا کام نہیں کیا تھا ۔ مگر وہ جنت میں بھی نہیں جائیں گے کیونکہ ان کی جماعتی ترقی معدوم تھی ۔ ان کی یہ کمی اعراف میں پوری کی جائے گی ۔ جس کے بعد وہ جنت کے مستحق ہو جائیں مثلاً ہم میں ایک اچھی جماعت ہے مگر اس میں کمی اور خامیاں بھی ہیں ہم اس کو تو جنتی کہتے ہیں ۔ دوسرا ایک فرقہ جو اس جماعت کا ممبر نہیں ہے مگر با اخلاق آدمی ہے اور سوچ سمجھ رکھتا ہے اسے ہم دوزخی قرار دیتے ہیں کیا اس بات کو عقل تسلیم کر سکتی ہے ۔ ہرگز نہیں ۔

شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں کہ ایک جماعت ہے جسے اصحاب اعراف کہا جاتا ہے اس جماعت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی بدنی یعنی دماغی حالت بہت اچھی ہے اور ان

کی فطرت پاکیزہ ہے لیکن اسلامی دعوت یا تو انھیں پہنچی ہی نہیں یا اگر پہنچی ہے تو ایسے طریقہ پر جس سے اس کو اطمینان نہیں ہوا۔ اور ان کے شبہات زائل نہیں ہوئے تو انھوں نے آزادانہ زندگی بسر کرنی شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گرفسیس عادتوں اور گندے اخلاق اور بُرے کاموں میں پھنس گئے مگر انھوں نے خدا کا خیال بھی نہیں کیا نہ تو انکار ہی کیا اور نہ ہی اقرار کیا یعنی اس معاملے میں کبھی بحث ہی نہیں کی ان کا اکثر وقت دنیا میں جلدی کام آنے والی چیزوں میں صرف ہوا۔ یہ لوگ جب مریں گے تو ایسی حالت ان کی ہو گی جیسے اندھیرے میں کوئی آدمی ہو نہ تو یہ آدمی عذاب کی طرف جائیں گے اور نہ ثواب کی طرف۔ یہاں تک کہ ایک مدت گزرنے کے بعد ان کی طبیعتوں میں حیوانیت کے (حیوانی جذبات) کم ہو جائیں گے اور ملکیت کے اطوار چمکنے لگیں گے۔

دوسرا حصہ ایسے لوگ ہیں جن کی پیدائشی عقلیں تھوڑی ہیں جیسے اکثر بچے اور یتیم، دیوانے مزدور اور کاشتکار اور خدمت پیشہ اور غلام اسی قسم کے بہت سے لوگ ہیں جن کو لوگ سمجھتے ہیں کہ سیری نہیں ہیں یعنی بے سمجھ نہیں ہیں۔ لیکن جب ان کی دماغی کیفیت کی تنقید کی جائے تو ان میں زیادہ تر آدمی رسموں کے پابند نظر آئیں گے ان میں سمجھ ذرہ بھر نہیں، ایسے لوگوں کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ برائے نام مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہیں۔ تاکہ ان سے یقینی مسلمانوں کی مخالف جماعت ان سے مدد نہ لے سکے۔ یعنی وہ مسلمانوں کی جماعت میں برائے نام شامل ہیں اور مسلمانوں کی مخالف جماعت برائے نام مسلمانوں سے فائدہ نہ اٹھائے یعنی اگرچہ یہ جماعت مسلمانوں میں شامل ہے مگر وہ اپنی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے اس لیے جنت میں جا کر کیا کریں گے۔ ان کی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے انھیں اعراف میں رکھا جائے گا اور یہاں سے کمی پوری کر کے جنت میں جائیں گے۔ تاکہ انسانی کمال کی تکمیل کر سکیں۔

ہاں دوسرے حصے میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ہوشیار اور عقلمند ہیں مگر ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے متعلق کسی نے نہیں سمجھایا اور اگر کسی مسلمان نے ان کو سمجھایا تو ان کی تسلی نہیں ہوئی اس لیے وہ اپنے پہلے ہی خیالات پر قائم رہے۔ اس جماعت کو بھی اعراف میں رکھا جائے گا تاکہ ان کی اس تعلق باللہ کی کمی کو پورا کیا جائے اور وہ جنت کے مستحق ہو سکیں۔ یہ ہیں اصحاب الاعراف اگر انسان کو سمجھانے کے لیے اس حصہ تعلیم کو نہ رکھا جائے تو انسانیت کا ایک حصہ اس تعلیم سے بہرہ ور

نہیں ہوسکتا۔ جو جماعت کہ انسانی سوسائٹی میں رہتی ہے اس کو یوں ہی نہیں چھوڑا جا سکتا، اسے تعلیم دینا ضروری ہے مگر ہاں جو آدمی پوری انسانیت نہیں رکھتا اور عام جماعتوں سے بہت دور جنگلوں، پہاڑوں میں رہتا ہے اس کو چھوڑا جا سکتا ہے۔

حضرت استاد امام عبیداللہ سندھی نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں سورۂ اعراف میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ سورۂ اعراف کی ابتداء المص ا = ۱ - ل = ۳۰ - م = ۴۰ - ص = ۹۰ میزان ۱۶۱ ہے اس میں سے اگر بعثت کے پہلے ۱۳ برس نکال دیئے جائیں تو باقی بعثت کے ۱۴۸ ہجرت کے رہتے ہیں اسی سال بغداد دارالخلافہ بنا جو منصور کے زمانہ میں تعمیر ہوا۔ فقہ کا مرکز بنی امیہ کے زمانہ میں دمشق تھا۔ اور اسلامی حکمت کا مرکز بغداد قائم ہوا۔ جہاں خاندان عباسیہ کے زمانہ میں آزادانہ طور پر مذہبی مباحثے وغیرہ ہوتے تھے جب ایسی جماعت پیدا ہو جائے جو مذہبی جماعتوں اور عقلمند لوگوں کو سمجھا سکے یہی بین الاقوامی تکمیل ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں، تصوف میں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی حنفیہ کے پابند تھے۔ حنفی علماء اور معتزلہ علماء میں سے حکمت کے بہت سے علماء اس جگہ پیدا ہوئے فقہ اور متکلم یعنی مناظرہ کرنے والے علماء وغیرہ سب بغداد سے اٹھے ہیں۔ اسی حکمت کی شاخ کو بوعلی سینا اور فارابی نے علیحدہ کر دیا۔ ہندوستانی اور یونانی حکمت کے اجتماعی ترجمے بغداد میں ہوتے ہیں مولانا حالی مرحوم اسی طرف اشارہ کرتے ہیں ؎

حریم خلافت میں اونٹوں پہ لاکر   چلے آتے تھے مصر و یونان کے دفتر

ترجمہ: یہ کتاب اتری ہے تجھ پر سو چاہیے کہ تیرا جی تنگ نہ ہو اس کے پہنچانے سے تاکہ تو ڈرائے اس سے اور نصیحت ہو ایمان والوں کو۔

ہم نے اس کتاب میں کوئی گنجائش نہیں رکھی یعنی کوئی شبہ وغیرہ باقی نہیں رہتا اس لیے تو کیوں ڈرتا ہے اب کھلے طور پر ہر ایک سے بات کرو۔ سینہ میں حرج ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بات کتاب کی سمجھ میں نہ آئے یا شبہ رہ جائے یا کوئی اعتراض کرے تو اس کی یہ تشفی کرنے کے لیے حل معلوم نہ ہو یا عملی حالات میں جو مشکلات پیش آتے ہیں اسی کے ٹالنے کے راستے معلوم نہ ہوں یہ ہے حرج۔ تو اس کتاب میں سب کھلی ہوئی بات موجود ہے اور اس کتاب سے شرح صدر ہوتا ہے اور اطمینان ہوتا ہے اس لیے لوگوں کو یہ کتاب سمجھا۔